188848.

٩٣٣٤٩٦١
ع - م

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188848
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۲۲۵۹۲۱ Accession No. ۱۳۰۱۷

Author م - ع عبدالغفار

Title مسودۂ اسکی پروجکٹ

This book should be returned on or before the date last marked below.

میلاد النبی پروجیکٹ

مرتبہ

محمد عبد الغفار صاحب مدھولی استاد مدرسہ ابتدائی

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

مکتبہ جامعہ دہلی

قیمت ۵ر

طبع دوم ۱۴۲۱ھ ۲۰۰۰ء

قدوسی برقی پریس دہلی

و دنیوی میں [illegible] الله [illegible]

حضرات [illegible] طلبا تعلیمی [illegible]

[illegible]

[illegible] آپ سب با [illegible]

تشریف [illegible]

طالب [illegible]

من جانب طلبا تعلیمی [illegible]

ہدیہ

میں اپنے شاگردوں کی اس مخلصانہ کوشش کو
ان ہی بچوں کے مددگار جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خان
صاحب (ایم۔ اے پی ایچ۔ ڈی) شیخ الجامعہ
جامعہ ملیہ اسلامیہ دھلی کے نام سے منسوب کرتا
ہوں جن کی رہنمائی میں یہ بچے ہشاش بشاش
نظر آتے ہیں۔

نیاز مند

محمد عبدالغفار مدہولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میلاد النبی پروجکٹ (ابتدائی چہارم)

(از ۸ راگست ۱۹۶۱ء تا ۳۰ راگست ۱۹۶۱ء)

سیشن کے آغاز پر ربیع الاوّل کا مہینہ چل رہا تھا۔ پرانے طلباء جانتے تھے کہ پروجکٹ کا انتخاب کرکے کس طرح کام کیا جاتا ہے۔ نئے طلباء کو پروجکٹ کا مفہوم سمجھانے کی کوشش کی گئی اور یہ بھی سمجھایا گیا کہ وقت اور زمانہ کے لحاظ سے پروجکٹ کا انتخاب کس طرح مفید ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر ہم گرمیوں کے زمانہ میں "موسم سرما کے پھول" کا پروجکٹ منتخب کریں تو ہمارے لئے کام چلانا کسقدر دشوار ہے۔

یہ دریافت کرنے کے بعد کہ آج کل عربی مہینہ کونسا چل رہا ہے طلباء سے پوچھا گیا کہ ربیع الاول میں عام طور پر مسلمان کس قسم کا تہوار مناتے ہیں۔

جوابات سے معلوم ہوا کہ طلباء عید میلاد سے مانوس نہیں ہیں، اسکی وجوہات یہ ہو سکتی ہیں (۱) بچوں کے لئے مخصوص مجالس کا انتظام نہیں ہے عام مجالس جو اس ماہ میں منعقد ہوتی ہیں بچوں کی سمجھ سے بالا ہیں (۲) عام مدارس اس قسم کے تہوار منانے سے قاصر ہیں (۳) مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا ہے جو اس قسم کے جشن مقررہ تاریخ پر منانا مناسب نہیں سمجھتا ہے، اس طبقہ کی نیت خواہ کچھ ہی ہو مگر بچے کی کیفیت اس سے جدا ہے خیر۔

مزید سوالات کرنے سے طلباء نے اپنے ہاں کے رسم و رواج بتلانے کی کوشش کی، استاد نے سمجھایا کہ مختلف مقامات پر کس طرح انھیں ادا کیا جاتا ہے، آخر میں طلبہ نے زیر بحث پروجکٹ میں سے "میلاد النبی" کا انتخاب کیا استاد نے پوچھا "اب کیا کرنا چاہتے ہو" طلبہ کے مختلف جوابات تھے۔

"کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم کام کی ایک فہرست تیار کرلیں"؟

طلبہ نے آمادگی ظاہر کی۔ مختلف جوابات کو ایک جگہ لکھنے سے اقتباس نمبر ا والی فہرست تیار ہوگئی

اس پروجکٹ میں ہر طالب علم نے حصہ لیا ہے، مگر نمونہ کے لئے ایک ایک اقتباس دیا گیا ہے۔

۹ اگست سنہ ۳۱ء نمبر ۱

میلاد النبی پروجکٹ میں کیا کرنا ہوگا

(۱) عرب کے متعلق تصویریں جمع کرنا۔

(۲) کاغذ کی پھول پتیاں بنانا۔

(۳) تقریریں اور نظمیں یاد کرنا۔

(۴) ہمارے رسول کے متعلق کتابیں پڑھنا

(۵) عرب کے متعلق تصویریں بنانا۔

(۶) ہمارے رسول کے ملک کے حالات معلوم کرنا۔

(۷) ہمارے رسول کی تاریخ پیدائش اور مسلمانوں کے مہینوں کے متعلق حالات معلوم کرنا۔

محمد صدیق آزاد درجہ ابتدائی چہارم

"جو فہرست ہم نے تیار کی ہے اس کے سب کام کب تک ختم کر سکتے ہیں؟" اس

ث کا نتیجہ اقتباس ۲ کی صورت میں ظاہر ہوا۔

کام کب سے شروع ہوا اور کب ختم ہوا[۲]

دس اگست سے کام شروع ہو کر ۲۵۔ اگست کو ختم ہوا اور ۲۶۔ اگست کو آرائش کا کام مکمل ہونا چاہیئے اور ۲۷۔ اگست روز جمعرات شام کے ۹ بجے جلسہ شروع ہونا چاہیئے

خلیل الرحمٰن

کام کی فہرست دیکھنے سے معلوم ہوا کہ دوسروں کی مدد کام میں سہولت کا باعث ہوگی "مدد کس طرح لے سکتے ہیں؟"

طلبہ نے کہا "اپنی ضرورت دوسروں پہ ظاہر کی جائے۔"

"کس طرح؟"

طلبہ نے جوابات دیئے "نجی طور پر ملیں" "درخواست لکھی جائے"

بعض طلبہ نے فہرست دیکھ کر کہا "کہ ہم فلاں صاحب سے فلاں قسم کی مدد لے سکتے ہیں کیا اپنی ضرورت کا اشتہار لکھنا مناسب نہ ہوگا؟"

سب نے فوری رضامندی ظاہر کی۔ اقتباس نمبر ۳ والا اشتہار مدرسہ فوقانیہ کے تختہ اعلانات پر لگایا گیا۔

اعلان نمبر ۳

آپ کس قسم کی مدد دے سکتے ہیں؟

حضرات! آپ کو معلوم ہو گا کہ ہم لوگ میلاد النبی کا ایک نیا جلسہ کرنا چاہتے ہیں اور اس میں ہم کچھ مدد بھی لینا چاہتے ہیں، اگر آپ مدد دیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہو گی، اور ہم نے بھی کچھ چیزیں سوچی ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ عرب کے متعلق تصویریں جمع کرنا۔

۲۔ پھول پتیاں بنانا

۳۔ عرب کے متعلق تصویریں بنانا

۴۔ ہمارے رسول کے ملک کے حالات معلوم کرنا۔

۵۔ ہمارے رسول کی تاریخ پیدائش کے حالات معلوم کرنا۔

۶۔ مسلمانوں کے مہینوں کے متعلق معلوم کرنا۔

۷۔ اخبار اور رسالے جمع کرنا۔

خلیل الرحمن

(لڑکے نے اپنا مضمون واضح کرنے کیلئے بڑے سلیقے سے ایک تصویر بنائی تھی)

کسی قسم کی مدد نہیں ملی۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ طلبہ مدد نہیں دے سکتے تھے بلکہ وہ ایسے موقوں پر اتحاد عمل کی اہمیت نہیں جانتے تھے اگر یہ اشتہار کسی ایسے مدرسہ میں لگایا جاتا جہاں ایک مدرسہ سے دوسرے مدرسہ میں باہمی اتحاد عمل کی خط و کتابت جاری ہوتی تو کم از کم جواب ضرور ملجاتا خواہ وہ انکاری صورت میں ہوتا۔ خیر۔ اس اشتہار کے علاوہ طلبہ نے ایک ایسی فہرست تیار کی جہاں خطوط بھیجنے مناسب تھے۔ (ملاحظہ ہو اقتباس ۲)

کس کے نام درخواستیں لکھی جائیں

مہتمم صاحب کتبخانہ کے نام کتابوں کے لئے درخواست لکھنا

صدر صاحب بزم ادب کے نام مدد کے لئے لکھنا۔

استاد صاحبان کے نام مدد کے لئے لکھنا۔

حفیظ صاحب جالندھری کے نام نظم کے لئے درخواست لکھنا۔

حافظ فیاض احمد صاحب کے نام عمارت کے لئے درخواست لکھنا۔

عبدالسمیع ابتدائی چہارم

خطوط بھی لکھے گئے ان میں سے ایک کا جواب ایک طالب علم نے پڑھ کر سنایا طلبہ
...ش تھے۔ شاید وہ یہ محسوس کرتے ہونگے کہ بڑے لوگ بھی ان کے خطوط کی
...ف توجہ دیتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو اقتباس ۵ و ۶)

حافظ فیاض احمد صاحب کے نام درخواست[۵]

جناب حافظ فیاض احمد صاحب گذارش یہ ہے کہ آپ ہمارا ہال جلدی
...نوا دیجئے اس لئے کہ ہم لوگ ایک جلسہ میلاد النبی کے متعلق کرنا چاہتے
...ہیں، آپ ہمارا ہال ۲۵ یا ۲۶ تک بنوا دیجئے۔ اور اگر ۲۵ تاریخ تک
...بن سکے تو آپ دو دن کے واسطے کام رکوا دیجئے اگر اس کے
...دیر کھٹ پٹ ہوگی تو برا معلوم ہوگا۔

رحیم الدین خاں

حفیظ صاحب جالندھری کے نام درخواست[۶]

جناب ماسٹر صاحب السلام علیکم۔

عرض یہ ہے کہ ۲۷ تاریخ بروز جمعرات ۹ بجے رات کے میلاد النبی منا رہے

ہیں جس میں ہم لوگ بڑی محنت کے ساتھ کلاس میں بھی روز کام کرتے ہیں تاکہ جلسہ میں نظمیں اور تقریریں یاد کر کے سنائیں ہم اکثر آپ کی نظمیں رسالہ پھول میں دیکھتے ہیں اور وہ بہت ہی دلچسپ ہوتی ہیں۔ اس لئے عرض ہے کہ آپ بھی کوئی چھوٹی سی نظم جو ہمارے رسول سے متعلق ہو بھیجدیں۔

واجد علی درجہ چہارم

اب اصل چیز طلبہ سے کتابیں پڑھوانا اور مضامین لکھوانا تھا، ہمارے ہاں ایسا کتب خانہ جسے بچے استعمال کرسکیں نہیں ہے۔ استاد نے بڑے کتب خانہ سے تمام کتابیں نکلوائیں اور سرسری طور پر دیکھنے کے بعد ایسی کتابیں علیحدہ کرلی گئیں جن میں سے بچے کچھ نہ کچھ پڑھ سکیں۔ استاد نے مضامین لکھوانے سے پہلے مناسب سمجھا کہ طلبہ جستہ جستہ حصے پڑھ کر اسے نقل کریں اور پھر وہ بتلائیں کہ اس حصے کو انھوں نے کیوں نقل کیا ہے۔ کیا خوبی ہے؟ (ملاحظہ ہو اقتباس نمبر۱)

ہمارے رسول کی کتاب سے چیدہ چیدہ اقتباس

ایک لڑائی کے چند قیدی اور ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا پیش آنا۔

کتاب کی عبارت

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ جنگی قیدیوں کے معاملہ میں کیا کیا جائے تو حضرت ابوبکرؓ نے صلاح دی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ اور حضرت عمرؓ نے یہ رائے دی کہ قتل کر دیا جائے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی رائے پسند کی اور چار ہزار درہم فدیہ لیکر قیدیوں کو چھوڑ دیا گیا جو لوگ دولت مند تھے ان سے زیادہ لیا گیا اور جو مفلسی کی وجہ سے فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے وہ مفت چھوڑ دے گئے ان میں سے جو لکھنا جانتے تھے انھیں حکم ہوا کہ دس دس بچوں کو لکھنا سکھا دیں تو چھوڑ دئے جائیں گے۔

دیکھو پیارے بچو! ہمارے رسول کیسے رحم دل تھے اور آپ کو پڑھنے لکھنے سے کتنا شوق تھا۔ جیسا کہ اوپر کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اوپر والی عبارت کتاب شہنشاہ دوجہاں میں صفحہ ۱۱۸ پر ہے ہم کو یہ عبارت اس لئے پسند ہے کہ اس میں ہم کو دو بڑے بڑے

سبق ملتے ہیں جو کہ ہمارے رسول نے دئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ دوسروں پر رحم کرنا۔ دوسرے علم حاصل کرنا۔

محمد نور خاں ابتدائی چہارم

کتابیں بچوں کے مذاق کے موافق ہوتیں تو شاید وہ زیادہ دلچسپی لیتے یہاں تک وقت کافی گذر چکا تھا۔ استاد نے مقررہ تاریخ کی طرف توجہ دلائی گفتگو کے بعد طلبہ نے مناسب سمجھا کہ تقسیم عمل (پروگرام) تیار کریں (ملاحظہ ہو اقتباس نمبر ۱

مجوّزہ تقسیمِ عمل

(۱) تلاوت قرآن شریف۔

(۲) ہندوستان اور عرب کا راستہ آنحضرتؐ کے مختصر حالات کے ساتھ۔

(۳) نظم "فصل بہار"

(۴) چند مشہور لڑائیاں۔

(۵) نظم "سنسار کو پاپ نے گھیرا تھا"

(۶) آنحضرت کی زندہ دلی اور بچوں کے ساتھ برتاؤ۔

(۷) نظم "اے مسلمان"

(۸) آنحضرت کے آداب و اخلاق

(۹) نظم "وہ نبیوں میں رحمت"

(۱۰) ہمارے رسول کے متعلق کون کونسی کتابیں چھاپی گئی ہیں۔

(۱۱) نظم "وہ رہنا یاد آتا ہے غریبانہ محمدؐ کا"

(۱۲) آنحضرت کا آخری خطبہ۔

(۱۳) ترانہ "ہم مسلم ہیں"

(۱۴) صدر جلسہ کی تقریر۔

(۱۵) بچّہ کا مدرسہ کے لئے دعا مانگنا۔

رحیم احمد تعلیمی مرکز نمبر ا جامعہ دہلی

طلبہ سے پوچھا گیا کہ اس پروگرام کے مطابق ۱۲ تقریریں تیار کرنی ہیں (اور نظم کا حصہ اس کے علاوہ ہے) اگر ہر ایک طالب علم سے ہر ایک تقریر علیحدہ علیحدہ لکھوائی جائے تو کیا کام وقت پر ہو سکیگا؟" اس موقع پر ایک طالب علم نے پچھلے سال کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ کے فریق بنائے جائیں۔ ہر ایک فریق کے ذمہ ایک مضمون کیا جائے۔ اس بحث کا نتیجہ اقتباس ۹ کی صورت میں ظاہر ہوا

کام کرنے والی جماعت ۹

(۱) ہندوستان اور عرب کا راستہ آنحضرتؐ کے مختصر حالات
کے ساتھ۔ عبدالحی۔ فضل الرحمن۔ شفیع عالم۔
(۲) چند مشہور لڑائیاں۔ طاہر میاں۔ خلیل الرحمن۔ احمد سورتی۔
(۳) آنحضرت کی زندہ دلی اور بچوں کے ساتھ برتاؤ۔ نور خاں۔
فرخ عزیز۔ رحیم احمد۔
(۴) آنحضرت کے اخلاق و آداب۔ رحیم الدین۔ مظہر الحق۔ محمود احمد۔
(۵) کون کونسی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ عبدالعزیز۔ واجد علی۔ محمد صدیق آزاد۔
(۶) آنحضرت کا آخری خطبہ۔ عبدالسمیع۔ آغا شفقت حسن۔

احمد بن محمد السورتی ابتدائی چہارم

یہاں تک جو کچھ عرض کیا گیا ہے وہ اردو کے ماسٹر کی رپورٹ تھی ڈرائنگ کا کام ابتدا ہی سے جاری تھا۔ طلبہ نے اشتہار تیار کرنے میں ڈرائنگ سے مدد لی (ملاحظہ ہوا قتباس ۳ کا نوٹ جو تصویروں سے متعلق ہے)

اشتہار کا کام ختم ہونے کے بعد ڈرائنگ کے گھنٹہ میں وہ دعوت ناموں کے نمونے تیار کرتے رہے (ملاحظہ ہو عکسی تصویر نمبر ۱)

جلسہ کے اعلان کا اشتہار بھی تیار کرنا تھا مگر اقتباس نمبر ۹ کے مطابق ہر ایک طالب علم کام میں مشغول تھا اس لئے جلسہ کے اعلان کا اشتہار صرف چار ایسے لڑکوں نے تیار کیا جو کام میں پیش پیش ہونے کے باعث فرصت رکھتے تھے (ملاحظہ ہو پیش ورق تصویر نمبر ۱۱)

میں اس موقع پر ایک خاص بات عرض کروں گا وہ یہ کہ طلباء کام کی نوعیت سمجھ چکے تھے اور کام اس قدر دلچسپ ہو گیا تھا کہ اکثر طلباء نے خواہش ظاہر کی کہ کام بہت کرنا ہے لہذا جلسہ کی تاریخ بڑھا دی جائے میں نے طلبہ کو سمجھایا کہ اگر کام ختم نہ ہوا تو تاریخ بڑھا دی جائے گی۔ لیکن مقررہ تاریخ پر کام ختم کرنے کے لئے اگر وہ مدرسہ کے بعد استاد کی مدد لینا چاہیں تو استاد تیار ہے اس پر طلبہ راضی ہو گئے، اس طرح سے وہ دوپہر میں بھی استاد کی نگرانی میں کام کیا کرتے تھے، عام طور پر ہندوستانی مدارس میں جب اس قسم کے جلسے کرنے ہوتے ہیں تو استاد اور طلبہ کے سامنے ایسا مواد نہیں ہوتا ہے جس میں وہ غور و فکر کر سکیں بالعموم جلسہ کا پروگرام ایک دو دن پہلے تیار

ہوتا ہے اور ایک مقررہ وقت کے شور و شغب کے بعد وہ بچوں کے دلوں سے ایسا محو ہو جاتا ہے کہ اس کی تعلیمی قیمت باقی نہیں رہتی ہے۔ خیر عکسی تصویر ۱۲ معلومات عامہ سے متعلق ہے معلومات عامہ کی سلیبس کا خیال کرتے ہوئے اس سلسلے میں کام کافی نہیں ہوا ہے۔

اقتباس نمبر ۹ کے بموجب ہر ایک فریق نے اپنے اپنے مضامین تیار کئے (طلبہ کو سمجھایا گیا تھا کہ مقررہ حصّہ پڑھنے کے بعد اسے اپنی زبان میں لکھیں) استاد نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے تمام مضامین میں اصلاح دی اور ان واقعات کا اضافہ کیا جسے وہ ضروری سمجھتا تھا طلبہ نے علیحدہ کاغذوں (صفحات) پر مضمون صاف کئے (ملاحظہ ہو اقتباس نمبر ۱۳ تا ۱۷)

اس پروجکٹ کے سلسلہ میں عام جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا مضامین دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بچوں نے جس کاوش سے مضامین لکھے ہیں وہ جلسہ میں سنانے کے لئے ناکافی ہیں۔ لہذا مزید اصلاح دی گئی۔ اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ مزید اصلاح کے بعد بچوں کی اصل مضمون باقی نہیں رہے تاہم یہ مضامین ان کی رہنمائی کے لئے مفید ثابت ہوئے۔

ہندوستان اور عرب کا راستہ آنحضرت کے مختصر حالات کے ساتھ ۱۳

حضرات! ہم اس وقت ایک ایسے پیارے ملک کا ذکر کر رہے ہیں جہاں ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ بھیجے اُن پر درود) پیدا ہوئے۔ آپ جانتے ہیں ہندوستان کا علاقہ یہ ہے (نقشہ) اور ہمارے رسول کے پیدا ہونے کا ملک یہ ہے (نقشہ) یہ ملک ہمارے دیس ہندوستان سے ٹھیک مغرب کی طرف ہے (نقشہ) اس کے تین طرف سمندر اور ایک طرف خشکی ہے (نقشہ) اسے جزیرۃ العرب بھی کہتے ہیں۔ دہلی سے اگر مکہ تک لکیر کھینچیں تو دہلی سے مکہ جہاں ہمارے نبی پیدا ہوئے کچھ کم ڈھائی ہزار میل ہے (نقشہ) اس ملک کے کچھ حصے زرخیز کچھ ریتلے ہیں۔ عرب کے دو شہر بہت مشہور ہیں۔ جو ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے پاک ہیں اُن میں سے ایک مکہ ہے (نقشہ) جہاں ہمارے نبی پیدا ہوئے اور دوسرا مدینہ ہے (نقشہ) جہاں ہمارے پیارے نبی کا مزار ہے۔ ہمارے

نبی کے پیدا ہونے سے پہلے ہمارے نبی کے دیس کی حالت بہت خراب تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر عرب کے لوگ آپس میں لڑتے تھے، جوا کھیلتے تھے، شراب پیتے تھے اور پتھر کی مورتوں کو پوجتے تھے۔ خدا کو ان لوگوں نے بھلا دیا تھا بتوں سے اپنی مرادیں مانگتے تھے۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ملکوں کی بری حالت تھی۔ بھلا ایسی بری حالت کا رہنا خدا کو کیسے منظور ہو سکتا تھا ہمارے مہربان خدا نے شہر مکے میں قریش کے خاندان میں ہمارے پیارے نبی کو پیدا کیا اور چالیس برس کی عمر میں خدا نے ہمارے نبی کو ساری دنیا کے لئے آخری نبی بنا کر لوگوں کے پاس بھیجا، ہمارے نبی نے لوگوں کو جس طرح کا سبق پڑھایا ہے وہ ہم جماعتوں میں سنتے رہتے ہیں اور میرے دوسرے بھائی بھی اس میں سے کچھ حال آپ کو بتلائیں گے میں اس وقت (نقشہ) کے ذریعہ بتلانا چاہتا ہوں کہ اگر دہلی سے ہمارے رسول کے دیس تک جانا چاہیں تو کن راستوں سے جا سکتے ہیں، اگر خشکی کے راستہ جانا چاہیں تو کن راستوں سے جا سکتے ہیں۔ اگر خشکی کے راستہ جانا چاہیں تو دہلی سے ذرداب کا ٹکٹ خریدنا ہوگا جو بلوچستان اور

ایران کی سرحد پر ہے درمیان میں بھاولپور، سکھر، کوئٹہ وغیرہ ملیں گے
ذراب سے موٹر اور قافلہ کے ذریعہ نجف اشرف جاتے ہیں یہاں سے
کربلا معلی ہوتے ہوئے بغداد پہونچتے ہیں، بغداد شریف سے موٹر
کے ذریعہ دمشق ہوتے ہوئے بیت المقدس پہونچتے ہیں یہ مسلمانوں
کا مشہور شہر ہے اور یہاں ہماری جامعہ کے بانی مولانا محمد علی صاحب
دفن ہیں، بیت المقدس سے قافلہ یا موٹر کے ذریعہ مدینہ شریف پہونچتے
ہیں جہاں ہمارے نبی کا مزار ہے اس کے علاوہ سمندر کے دو راستے
ہیں پہلا کراچی والا ہے یعنی دہلی سے ریل کے ذریعہ کراچی جاتے ہیں
درمیان میں بھٹنڈا۔ بھاولپور، خیرپور، حیدرآباد اور دریائے سندھ
کو عبور کرتے ہوئے کراچی پہونچتے ہیں۔ کراچی سے جہاز کے ذریعہ عدن
پہونچتے ہیں یہاں جہاز کوئلہ لیتا ہے عدن سے کامران ہوتے ہوئے
جدہ پہونچتے ہیں پھر مکہ معظمہ جہاں ہمارے نبی پیدا ہوئے تھے یہاں
حج کرنے کے بعد مدینہ طیبہ جاتے ہیں جہاں ہمارے رسول آرام فرماتے
ہیں۔ جو لوگ اور مقامات کی سیر کرنا چاہتے ہیں وہ دوسرے ملکوں
کو چلے جاتے ہیں، ایک اور بھی مشہور راستہ ہے یعنی دہلی سے ریل

کے ذریعہ آگرہ، گوالیار، بھوپال، منماڑ ہوتے ہوئے بمبئی پہونچتے ہیں اور بمبئی سے جہاز کے ذریعہ عدن اور عدن سے جدّہ اور جدّہ سے موٹر یا قافلہ کے ذریعہ مکہ شریف پہنچ جاتے ہیں خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم اپنے پیارے نبی کے دیس میں جا کر سیر کریں۔

محمد شفیع عالم ۳۰۔ اگست ۱۹؁ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند مشہور لڑائیاں ۱۴

حضرات! میں آپ سے ان چند جنگوں کے متعلق عرض کرنے والا ہوں جنمیں مسلمان بڑی ہمت سے لڑے۔

اسلام کی پہلی جنگ جنگ بدر ہے جو ۱۷ رمضان ۲ھ میں ہوئی تھی۔ جب ہمارے نبی نے مکہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ تشریف لائے جب کافروں میں بڑی کھلبلی مچی ہوئی تھی اور وہ بہانہ ڈھونڈھ رہے تھے کہ کسی طرح مدینہ پر حملہ کریں مگر ہمت نہ ہوتی

تھی ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ قریش کا ایک قافلہ شام گیا تھا۔ اس کی واپسی
پر کفار نے یہ مشہور کر دیا تھا۔ کہ آنحضرتؐ اس قافلہ کو لوٹنے والے ہیں
یہ کہہ کر مکہ والوں کو ابوجہل وغیرہ نے بہت اکسایا آخر کافروں نے اس
بہانہ سے حملہ بول دیا مسلمانوں کو بھی خبر ہو گئی وہ مدینہ سے چل کر
بدر کے مقام پر پہونچے جو ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ دوسری جانب
سے کفار بھی آئے اس جنگ میں مسلمان ۳۱۳ تھے اور ان میں بھی ۸۳
مہاجر تھے اور باقی انصار تھے جو بچارے کھیتی باڑی کرنیوالے لوگ تھے
یہ جنگ کے قاعدہ سے انجان، ان میں بوڑھے اور بچے بھی شامل تھے
مسلمانوں کے پاس اچھی تلواریں نہ تھیں اور نہ ان کو پیٹ بھر کھانا ملتا
تھا۔ ان کے پاس صرف دو گھوڑے تھے اور ۷۰ اونٹ، اور کافر
ایک ہزار کے لگ بھگ تھے ان کے پاس اچھی تلواریں، زرہ
بکتر اور نہ جانے کیا کیا سامان تھا۔ اتنا زیادہ سامان لیکر بچارے
نہتے مسلمانوں پر چڑھ آئے۔ مگر ہوا کیا کہ کافر بڑے ٹھاٹ باٹ سے
آئے تھے مگر اللہ میاں کو غریب مسلمانوں پر ترس آیا اور ان بچاروں
کی مدد کی، پھر کیا تھا۔ سچ اور حق کی فتح ہوئی کافر ہارے، جنگ

شروع ہونے سے پہلے ہمارے سرکار بار بار نماز پڑھتے اللہ میاں سے دعا مانگتے تھے۔ اللہ میاں نے دعا قبول کی اور فتح کی بشارت دی تو آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور مسکراتے ہوئے خوشخبری سنائی

جب میدان میں دونوں فوجیں آئیں اور صفیں باندھ کر کھڑی ہوئیں تو میدان میں کافر لوگ آئے۔ اور لڑنے کے لئے بلایا انصار بھائی لڑنے لگے تو انھوں نے کہا کہ ہم تم سے نہیں لڑیں گے۔ ہمارے ہم قوم قریشیوں کو بھیجو۔ ہم ان سے لڑیں گے، بس ایسا ہی ہوا اور مسلمانوں نے کافروں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد جب کافر لڑتے لڑتے تھک گئے تو انھوں نے مسلمانوں پر حملہ بول دیا مسلمان خوب جم کر لڑے۔ آخر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اس میں بڑے بڑے کافر سردار مارے گئے۔ کافر بھاگے۔ مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور جا لیا۔ بہت سوں کو پکڑ لیا۔ اور باقی بھاگ نکلے۔

ہمارے رسول نے فرمایا اب زیادہ پیچھا نہ کرو۔ آخر ہمارے سرکار نے سبھوں کو چھوڑ دیا۔

ان میں سے ایک قیدی کہتا تھا کہ میں جن مسلمانوں کے ہاں

تھا وہ مجھ سے بڑی محبت کرتے تھے۔ اچھا اچھا کھانا مجھے کھلاتے تھے اور خود سوکھی روٹیاں اور کھجوریں کھاتے تھے۔

جنگ اُحد

(دوسری جنگ جنگ اُحد ہی یہ جنگ ماہ شوال ۳ھ میں واقع ہوئی) جب قبیلۂ قریش کے سردار ایک ایک کرکے بدر میں مارے گئے اور سرداری ابوسفیان کے حصہ میں آئی تو اس نے تمام عرب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسلام کے خلاف اُکسانا شروع کیا۔ اور تین ہزار (۳۰۰۰) جنگجو تیار کئے۔

عورتیں بھی ساتھ تھیں تاکہ لڑائی میں ان کو غیرت دلاتی رہیں اور بڑے ساز و سامان سے مدینہ کا راستہ لیا آپ کو بھی اس کی خبر ہوئی تو صحابہ سے مشورہ کیا اور ایک ہزار کی جمعیت ساتھ لیکر مدینہ سے چل پڑے۔ اب یہ چلتے چلتے اُحد کی وادی میں جا ٹھہرے۔ اس جنگ میں حصہ لینے کے لئے بہت سے بچے بھی آئے اُن میں سے آنحضرت نے اُن لڑکوں کو واپس فرما دیا جنکی عمر ۱۶ سولہ برس

سے کم تھی۔ مگر پھر بھی کئی لڑکوں نے کوشش کی کہ ہم کو واپس نہ کیا جائے۔ ان میں رافع بن خدیج سے کہا گیا کہ تم ابھی چھوٹے ہو لوٹ جاؤ تو وہ انگوٹھوں کے بل تن کر کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ نہیں میں تو بڑا ہوں۔ وہ لے لئے گئے ان کے لئے جانے پر سمرہ نے کہا کہ میں تو انھیں پچھاڑ دیا کرتا ہوں۔ جب وہ ٹھہرا لئے گئے تو مجھے بھی اجازت دیجئے۔ ان دونوں کی کشتی ہوئی سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا اس لئے وہ بھی رکھ لئے گئے۔ اس طرح یہ لڑکے خوش خوش میدان جنگ میں گئے۔ مسلمان کم تھے یعنی ۷۰۰ سات سو اور کافر تین ہزار مسلمانوں میں (۵۰) سوار اور پچاس تیر انداز تھے آپ نے تاکید فرمائی کہ جنگ کا نتیجہ خواہ کچھ بھی ہو اپنی جگہ سے مت ہٹنا۔

جنگ شروع ہوئی۔ دن کے پہلے حصہ میں مسلمانوں نے شکست دیدی اور بھگا کر عورتوں تک پہنچا دیا۔ تیر انداز مسلمانوں نے دیکھا کہ مسلمان جیت گئے اور مال غنیمت لوٹ رہے ہیں تو صبر نہ کر سکے اور حکم رسول کے خلاف جگہ چھوڑ کر لوٹ میں مصروف ہو گئے کافروں نے دیکھا کہ موقع اچھا ہے۔ چنانچہ ان کے سوار آئے اور مسلمانوں پر

پیچھے سے ٹوٹ پڑے بہت سے مسلمان شہید ہو گئے۔ کفار بڑھتے بڑھتے رسول اللہ کے پاس تک پہنچ گئے چہرہ مبارک زخمی کیا کفاروں کی طرف سے آواز آئی محمد قتل ہو گئے جب ذرا کفار کا ہنگامہ ختم ہوا تو آپ مسلمانوں کی طرف تشریف لائے اگرچہ آپ کے ۷ زخم لگے تھے۔ کعب بن مالک نے پہچان لیا اور چلا اٹھے مسلمانوں بشارت ہو رسول اللہ تو موجود ہیں" آپ سب لوگوں کے ساتھ پہاڑی پر چلے گئے کافروں کی یہ فتح دراصل ہمارے نبی کے کہنے کو نہ ماننے کی وجہ سے ہوئی۔ ورنہ فتح ہی فتح تھی۔ اللہ میاں نے یہ شکست بھی اس لئے دی کہ مسلمانوں کی آنکھیں کھل جائیں کہ رسول کے حکم کی نافرمانی کا یہ بدلہ ہے۔

فتح مکہ

(اسلام کی ایک عجیب و غریب جنگ فتح مکہ ہے)

صلح حدیبیہ کے بعد مکہ کے دو قبیلوں میں سے ایک قبیلہ مسلمانو کے ساتھ اور دوسرا قبیلہ قریش کے ساتھ مل گیا صلح کے پہلے ایک

دوسرے کے جانی دشمن تھے مگر دو ہی برس بعد یعنی سنہ ۸ ہجری میں ان دونوں قبیلوں میں لڑائی ہو پڑی قریش نے اپنے ساتھی قبیلہ کی مدد کی۔ دوسرے مسلمانوں والے قبیلہ کو شکست ہوئی جس کے کچھ آدمی جان بچانے کو کعبہ کے حرم میں گھس آئے پر وہاں بھی ان کو قتل کیا گیا۔

قریش نے اپنا عہد توڑ دیا تھا۔ اس لئے پھر مسلمانوں کے پاس آئے کہ دوبارہ معاہدہ کرلیں۔ مگر آپ نے انکار کردیا کیونکہ مظلوموں کی مدد کرنا آپ کا فرض تھا۔ کفار اس لئے ڈر رہے تھے کہ مسلمان اب کمزور نہ تھے۔

ہمارے سرکار نے تیاری شروع کردی اور ایک دم مکہ پر دس ہزار صحابہ کو ساتھ لیکر چڑھ آئے۔ قریش کو پہلے خبر ہی نہ تھی جب انھوں نے دیکھا کہ مسلمان بڑی شان و شوکت کے ساتھ ان کے سروں پر پہنچ آئے تو بہت گھبرائے۔ اور حضرت کے چچا حضرت عباس اپنی قوم کی بربادی کے ڈھنگ دیکھ کر بے چین ہوگئے اور حضور نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے

آپ کے ساتھ ابوسفیان جو اب تک مسلمانوں کے سخت دشمن تھے وہ بھی حاضر ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت سے اجازت چاہی کہ ایسے دشمن اسلام کو قتل کر دیا جائے۔ مگر ہمارے نبیؐ نے انہیں روکا اور کہا جو لوگ کعبہ اللہ میں چلے جائیں گے یا ابوسفیان کے گھر میں پناہ لیں گے اور وہ بھی جو اپنی تلوار کو میان میں رکھیں گے یا مکان کا دروازہ بند رکھیں گے ان کو پناہ دیدی جائے گی۔ ابوسفیان مسلمان ہو کر مکہ واپس گئے اور ان باتوں کا اعلان کر دیا اسلامی لشکر بڑی شان و شوکت سے بغیر لڑے بھڑے مکہ میں داخل ہوا۔ اور اس طرح مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔

ہمارے سرکار نے سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر حاجی کعبہ کے اندر داخل ہوئے۔ دو رکعت نماز پڑھی اور بت توڑے گئے پھر سرکار نے لوگوں کے سامنے واعظ فرمایا۔ لوگو اللہ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں اس نے وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی جس نے تمہارے جتھوں کو ہرا دیا۔ سب لوگ اور سب آدم کی اولاد ہیں اور آدم خاک سے بنے تھے (یعنی انسان انسان

برابر ہیں) لوگو تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا وہ بولے آپ ہمارے شریف بھائی ہیں اور بھائی کے بیٹے ہیں (یعنی رحم کرینگے) ہمارے رسول نے بڑی مہربانی سے فرمایا جاؤ تم سب آزاد ہو، جب کافروں نے آپ کو اس درجہ مہربان دیکھا تو اُن کو اپنی پرانی حرکتیں یاد آئیں کہ کس طرح بدسلوکیاں کی تھیں اور کس طرح آپ کو ستایا تھا۔ اس خیال سے پشیمان ہوئے اور دل میں شرمائے اور سوچا کہ بیشک یہ خدا کے وہی نبی ہیں جنکے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دعا کی تھی۔ اور جن کی آمد کی خوشخبری حضرت مسیح نے دی تھی۔ قریب قریب تمام قریش اسی دن مسلمان ہو گئے اور جو تھوڑے رہ گئے وہ بعد میں ایمان لے آئے۔

ابوالکلام درجہ چہارم

آنحضرت کے اخلاق و آداب ۱۵

حضرات! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خوش اخلاق تھے اچھی عادتیں جو اوروں کو سکھاتے تھے اسپر پہلے خود عمل کرتے تھے۔

ہمارے نبی اپنے ارادے کے پکے۔ جس کام کا ارادہ کرتے تھے، اس کو پورا کئے بغیر نہ چھوڑتے تھے۔ ایک دن کافروں نے اپنے ایک سردار کو ہمارے نبی کے پاس اس لئے بھیجا کہ ہمارے نبی کو لالچ دیکر خدا کی راہ بتانے سے روک دے، وہ سردار آیا اور ہمارے نبی سے کہنے لگا۔ اے محمدؐ اگر تمہارا اس کام سے مال و دولت جمع کرنے کا ارادہ ہے تو ہم سے کہدو ہم سب ملکر تم کو مالا مال کر دینگے، اگر عزت اور مرتبہ چاہتے ہو تو آؤ اپنا رئیس تم کو بنالیں یہ سنکر ہمارے نبی نے فرمایا اے سردار مجھے یہ کچھ نہیں چاہئے، آپ جائیے اور لوگوں سے کہدیجئے کہ بس ایک اللہ میاں کو مانیں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ ہمارے نبی اپنے ہاتھ سے اپنا کام کرتے تھے اپنی بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھ سے نکالتے تھے اپنے گھر کا سودا سلف خود لاتے تھے۔ اور اپنے جوتے خود گانٹھتے تھے اپنے اونٹ کو چارا خود لاکر ڈالتے تھے اور سادے گھر میں رہتے تھے اور سادہ صاف کپڑے پہنتے تھے اور ہمیشہ پاک صاف رہتے تھے۔ اور اپنے ملنے والوں سے فرماتے تھے کہ صاف

ستھرے رہو۔ اللہ میاں صاف ستھرے آدمی سے خوش رہتے
ہیں۔ ہمارے نبی خوشبو اور عطر بھی استعمال کرتے تھے ہمارے نبی کہنے
کو لکھے پڑھے نہ تھے مگر ہمارے نبی جیسا ذہین آدمی نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ ہمارے
نبی ہمیشہ مختصر اور صاف بات کہتے تھے جس کو گنوار بھی سمجھ جاتا تھا۔ ہمارے
نبی کے منہ سے جو لفظ نکلتے تھے وہ لوگوں کے دلوں میں بڑا اثر کرتے
تھے۔ آپ سب سے زیادہ خدا ترس تھے۔ آپ سب سے زیادہ انصاف
والے عادل تھے، آپ سب سے زیادہ سخی اور داتا تھے آپ کے پاس جو کچھ
ہوتا تھا وہ یتیموں غریبوں کو اور بیواؤں کو بانٹ دیتے تھے ایک دن
ایک محتاج آدمی نے آپ سے بکریاں مانگیں آپ نے اپنی سب
بکریاں دیدیں، ایک دفعہ آپ کے پاس کہیں سے نوے ہزار
درہم آئے آپ نے وہ سب درہم غریبوں میں تقسیم کر دیئے آپ
نے ایک دفعہ ببول کے کانٹوں کی طرف انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا
اگر میرے پاس ان پیڑوں کے کانٹوں کے برابر اونٹ ہوتے
تو غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیتا۔ ہمارے نبی لونڈی اور غلام اور
مسکینوں کی دعوتیں قبول فرماتے تھے اور ان کے گھروں کو اپنے مبارک

قدموں سے برکت والا بناتے تھے۔ فقیروں کو اپنے ساتھ بٹھاتے تھے۔ غریبوں مسکینوں کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے یتیموں کے سروں پر شفقت کا ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یتیم کے رونے سے اللہ میاں کا عرش دہل جاتا ہے اس لئے یتیموں کو مت ستاؤ آپ ہمیشہ خدا سے دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ میاں مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکینوں کے ساتھ اٹھا۔

۲۔ ہمارے نبی نہ کسی کو جھڑکتے تھے نہ کسی کے حق میں بددعا دیتے تھے اور نہ کسی پر لعنت کرتے تھے۔ نہ کسی سے ناراض ہوتے تھے آپ لوگوں کی غلطیاں دیکھتے تو اُن کو نرمی کے ساتھ سمجھاتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے ایک گنوار عرب مسجد میں آیا اور پیشاب کرنا شروع کیا، ہمارے نبی کے ساتھیوں نے اس کو روکنا چاہا، مگر آپ نے ان لوگوں کو روکا اور کہا کہ اس کو پیشاب کرنے دو جب اس نے پیشاب کرلیا اس کے بعد اس کو ہمارے نبی نے سمجھایا اور مسجد کو اپنے مبارک ہاتھوں سے صاف کیا۔

۳۔ ہمارے نبی بڑے بہادر تھے۔ ایک دن آپ تنہا ایک درخت کے نیچے سو رہے تھے۔ ایک کافر جو بڑا مشہور بہادر تھا ننگی تلوار

سونت کر کہنے لگا" اے محمدؐ اب تم کو کون بچا سکتا ہے"۔ ہمارے نبی
اٹھ بیٹھے اور فرمایا اللہ۔ یہ سنکر اس کافر کے ہاتھ سے تلوار گر گئی
اور ہمارے رسول نے فرمایا اب تو بتا تجھے کون بچائے گا۔ وہ کافر
اپنی زندگی سے مایوس ہو کر کہنے لگا کوئی نہیں، ہمارے نبی نے یہ سنکر
فرمایا کہ اچھا جا تجھے میں نے معاف کر دیا۔ اس کافر پر ہمارے نبی کی
بہادری اور رحم کا ایسا اثر ہوا کہ وہ اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

۴۔ ہمارے نبی دوست دشمن امیر و غریب کافر و مومن سب کی
بیمار پرسی کو خود تشریف لے جاتے تھے۔ ایک غریب حبشن
عورت تھی جو مسجد نبوی میں جھاڑو دیتی تھی جب وہ عورت
مر گئی تو مسلمانوں نے اس بیچاری عورت کو دفن کر دیا۔ ہمارے
نبی کو لوگوں نے اطلاع نہ دی، چند دنوں کے بعد آپ نے
اس غریب حبشن کے متعلق پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ مر گئی ہے
اور قبرستان میں دفن کر دی گئی ہے آپ نے اسکی قبر کا پتہ پوچھا اور
وہاں پہنچکر دعا مانگی۔ ہمارے نبی لوگوں کو بھیک مانگنے سے روکتے تھے،
اور فرماتے تھے کہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاؤ ایک دن ایک غریب آدمی

آپ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ دیجیے آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے، وہ آدمی بولا کہ میرے پاس ایک پانی پینے کا پیالہ ہے اور ایک بچھونا ہے جس کو سوتے وقت آدھا بچھاتا ہوں اور آدھا اوڑھتا ہوں۔ آپ نے یہ دونوں چیزیں منگوالیں اور فرمایا کہ یہ چیزیں کوئی خریدتا ہے۔ ایک مسلمان نے ایک درہم بولی لگائی، آپ نے فرمایا کوئی اور بڑھتا ہے۔ ایک اور نے دو درہم کہے دونوں چیزیں اسے دیں، درہم اس غریب کو دیکر حکم دیا کہ ایک درہم کا کھانا خرید کر گھر دے آؤ اور دوسرے کی رسی خرید و جنگل میں جاؤ لکڑیاں کاٹ لاؤ اور ان کو شہر میں لا کر بیچو اس نے ایسا ہی کیا جب وہ پندرہ دن کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسکے پاس دس درہم موجود تھے، آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ اچھی محنت ہے یا یہ کہ قیامت کے دن جب اللہ میاں کی خدمت میں جاؤ تو چہرہ پر گدائی کا داغ لے کر جاؤ۔

آفتاب احمد ابتدائی چہارم

آنحضرت کی زندہ دلی اور بچوں کیساتھ برتاؤ ﷺ

حضرات ! میں آپ کے سامنے ہمارے نبی کی زندہ دلی کا کچھ حال سنانا چاہتا ہوں، اور اسکے ساتھ یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے نبی بچوں کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرتے تھے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہمارے رسول کے پاس ایک بڑھیا آئی اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ میں جنت میں جاؤنگی یا دوزخ میں ہمارے نبی نے فرمایا کہ تو دوزخ میں جائے گی۔ وہ بیچاری بڑھیا رونے لگی اور کہا یا رسول اللہ میں دوزخ میں کیوں جاؤنگی، ہمارے رسول نے فرمایا کہ عورتیں جب مرجائیں گی تو سب عورتیں جوان ہو جائیں گی اور اسکے بعد جنت میں جائیں گی تب اس بڑھیا کو تسلی ہوئی

ایک دن ہمارے نبی اپنے ملنے والوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے، ہمارے نبی نے فرمایا کہ جنت میں خدا سے ایک شخص نے کھیتی کرنے کی خواہش کی خدا تعالےٰ نے فرمایا کیا تمہاری خواہش پوری نہیں ہوئی ؟ اس آدمی نے کہا ہاں ہو گئی، مگر میں چاہتا ہوں

کہ جوں ہی بوؤں اُسی وقت وہ کھیتی تیار ہو جائے۔ اس شخص نے بیج بویا فوراً دانہ اگا بڑھا۔ اور کاٹنے کے قابل ہو گیا۔ اسی مجلس میں ایک گنوار بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ یہ برکت تو صرف قریشی یا انصاری کو نصیب ہوگی جو کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ مگر ہم لوگ تو کھیتی باڑی نہیں کرتے ہیں آپ ہنس پڑے۔

ایک دفعہ ایک آدمی ہمارے نبی کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے اپنا روزہ توڑ ڈالا ہے، آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کر دے، اس نے کہا غلام کہاں سے لاؤں، پھر ہمارے نبی نے اس سے فرمایا کہ دو مہینے کے روزہ رکھو، آدمی نے کہا یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا، پھر ہمارے نبی نے اس سے فرمایا ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلاؤ، اس نے کہا میں خود ہی غریب ہوں کہاں سے کھلاؤں ہمارے نبی نے کچھ کھجوریں اس کو دیں اور فرمایا غریبوں کو خیرات کرو، اس آدمی نے قسم کھا کر کہا کہ مدینہ بھر میں مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں۔ آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ اچھا خود ہی کھا لو۔

ایک دن ایک حبشی راستہ پر گا رہا تھا اور لڑکے اسکے چاروں طرف

کھڑے دیکھ رہے تھے۔ ہمارے نبی بھی دروازے کے پاس سے بچوں کا تماشا دیکھنے لگے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمرؓ آگئے سب لڑکے ادھر اُدھر بھاگ گئے ہمارے رسولؐ ہنس پڑے۔

ایک مرتبہ ہمارے نبی نے ایک آدمی کو اونٹ دینے کا وعدہ کیا جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ میں تم کو اونٹنی کا بچہ دیتا ہوں، اس پر اُس نے بگڑ کر کہا کہ میں اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا ہے۔ اس پر وہ ہنس پڑا۔ ہمارے نبی کی عادت تھی کہ جب نئی فصل کا تازہ میوہ آتا تو مجلس میں جو کم سن بچہ ہوتا تھا سب سے پہلے اس کو دیتے تھے۔ اکثر چھوٹے چھوٹے بچے آپ کے پاس آجاتے تھے۔ اور آپ اُن کے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔ آپ ان سے خوش طبعی کی باتیں بھی کرتے تھے کبھی کبھی آپ محبت سے ان کو دو کان والے کہکر پکارتے تھے۔

چھوٹے چھوٹے بچوں کو آپ دعائے خیر دیتے تھے۔ ایک لڑکا عمیر نامی تھا اس نے ایک بلبل پالی تھی اور اس کو بلبل سے بہت محبت تھی ہمارے نبی اکثر اس سے پوچھتے اے عمیر تمہاری بلبل کیسی ہے؟

ایک بچی خالدہ نامی ایک دن اپنے باپ کے ساتھ ہمارے نبی کی خدمت میں گئی۔ زرد قمیص پہنے ہوئے تھی ہمارے نبی نے دیکھکر فرمایا بہت اچھی ہے بہت اچھی ہے۔

مکہ چھوڑ کر جب آپ مدینہ پہونچے تو انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیاں گھروں سے نکل نکل کر ہمارے نبی کی تعریف میں گیت گا رہی تھیں۔ آپ نے ان بچیوں سے پوچھا اے لڑکیو تم مجھ سے پیار کرتی ہو؟ جواب دیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں بھی تمہیں پیار کرتا ہوں۔

جب ہمارے نبی سفر سے لوٹتے تو بچے خوش ہوتے اور سب سے پہلے جا کر سلام کرتے تھے آپ کو اپنے نواسوں حضرت حسن اور حضرت حسین سے بہت محبت تھی اور فرماتے کہ یہ دونوں میرے گلدستے ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ہم کو اس قابل بنائے کہ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے محبت کریں۔ آمین

رحیم احمد درجہ ابتدائی چہارم

ہمارے رسول کے متعلق کون کونسی کتابیں شائع ہوئی ہیں؟

(۱) حضرات! اس وقت ہم آپ کو ان مشہور کتابوں کے نام بتاتے ہیں جو ہمارے رسول کے متعلق ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	قیمت	پتہ
۱۔	ذکریٰ	مولانا ابو الکلام صاحب		مکتبہ جامعہ دہلی
۲۔	بشریٰ	سید سلیمان ندوی صاحب	۶؍	دار المصنفین اعظم گڑھ
۳۔	رسول عربی	گوردت سنگھ صاحب	عہ؍	ایضاً
۴۔	ذکر جمیل	حبیب الرحمٰن صاحب	۴؍	ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ
۵۔	رحمۃ للعلمین	قاضی محمد سلیمان صاحب	للعہ؍	عطر والا دروازہ پٹیالہ
۶۔	النبی و الاسلام	ڈاکٹر محمد عبد الحکیم صاحب		کارخانہ مفید عام تراوڑی
۷۔	ریاض رسول	حافظ مولوی فضل کرم صاحب		ضلع کرنال ملک پنجاب
۸۔	زندہ اور کامل نبی	خواجہ کمال صاحب		

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	قیمت	پتہ
۹-	سیرۃ الرسول	مولنا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری	عمر	مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی
۱۰-	سرکار کا دربار	الیاس احمد مجیبی صاحب	۸ر	
۱۱-	ہمارے رسول	خواجہ عبدالحی صاحب	۶ر	
۱۲-	ہمارے نبی	نواب علی صاحب	۴ر	

۱- ان کتابوں میں تین کتابیں بہت اچھی ہیں یعنی
(۱) سرکار کا دربار (۲) ہمارے رسول (۳) ہمارے نبی۔ اور ان میں سے ہمارے رسول اور ہمارے نبی کا کاغذ بہت چکنا اور اچھا ہے۔ سرکار کا دربار کا کاغذ کھردرا بہت ہی ان تینوں کی لکھائی بھی بہت اچھی ہے " ــــــــ کاغذ گھٹیا اور دوسرے رنگوں کا ہے۔ بعض کتابیں جھینگوں نے بھی کھا رکھی ہیں ان کی لکھائی بھی اچھی ہے ان میں سے دو تین کتابوں کے کاغذ بھی بہت اچھے ہیں اور یہ سب کتابیں بھی بہت اچھی ہیں جن میں سے ایک کتاب ہے رسول عربی، اس کتاب کے چند جملے بہت اچھے ہیں جو میں آپ کو سناتا ہوں، جیسے سارے عرب کے رہنے والو کیا ہی اچھے ہونگے

تمہارے بھاگ اور کیا ہی نیک ہوں گے تمہارے بخت" بس میں نے ایک دو جملے ہی لکھے ہیں اور کتابوں کے بہت سے ایسے جملے ہیں جن کے پڑھنے سے آدمی خوش ہو جاتے ہیں۔

۲۔ مجھے سرکار کے دربار میں سے بھی چند جملے اچھے معلوم ہوتے ہیں، وہ جملے یہ ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کافروں نے ہمارے رسول کو برابر تین برس شعب ابی طالب میں قید رکھا دانہ تک نہ پہونچنے دیا۔ مکہ میں ایسا زبردست کال پڑا کہ آدمی ہڈی اور مردار کھانے لگے ایک شخص نے ہمارے رسول سے کہا اے محمد تیری قوم مر رہی ہے، ہمارے رسول نے فوراً دعا مانگی خدا نے اس مصیبت کو ٹالا۔ ہمارے رسول میں بھی ایسی ہی مزے مزے کی باتیں لکھی ہیں، یہ میں نے اس لئے نہیں لکھی کہ مضمون زیادہ ہو جائے گا۔

۳۔ اب میں ان رسالوں اور اخباروں کے نام بتاتا ہوں جنھوں نے یا تو خاص نمبر نکالے یا صرف مضمون لکھے۔

نمبر شمار	نام رسالہ	ایڈیٹر	قیمت سالانہ	پتہ
	غنچہ	حمید حسن صاحب بجنوری	للعہ	محمد مجید حسین بجنوری رسالہ غنچہ
	عزیز	سید عزیز صاحب	۳ے	
	القریش	محمد علی رونق صاحب نقوی	۳ے	
	انتخاب لاجواب	محبوب عالم صاحب	۶ے	مینیجر پیسہ اخبار لاہور
	پیشوا	سید عزیز حسن صاحب	عـہ	مینیجر رسالہ پیشوا

اب اخباروں کے نام سنئے

نمبر شمار	نام اخبار	ایڈیٹر	فی پرچہ	پتہ
۱۔	مدینہ	نصراللہ خاں صاحب عزیز جامعی	ا،	محمد مجید حسن مالک اخبار مدینہ بجنور
۲۔	اجمل	معین الدین صاحب حارث جامعی	•،	دفتر اجمل بمبئی
۳۔	پیغام صلح	محمد انعام الحق صاحب	ا،	
۴۔	صلح	قاضی محمد علی صاحب	ا،	
۵۔	اخبار تعلیم	منشی طالب علی صاحب قریشی	عـہ سہ ماہی	مینیجر تعلیمی ایجنسی موہنی روڈ لاہور

ان اخباروں اور رسالوں میں بہت اچھی اچھی نظمیں ہیں جنمیں سے ایک نظم کا مصرعہ آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں سنئے۔

سنسار کو پاپ نے گھیرا تھا ہر اور بیت اندھیرا تھا
ایسی ہی بہت سی نظمیں ہیں جن کے پڑھنے سے آدمی کو لطف آجاتا ہے

صدیق آزاد درجہ چہارم

بعض اساتذہ صاحبان سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ جلسہ سے متعلق بچوں کے لئے کچھ عنایت فرمائیں، مولوی سعد انصاری صاحب نے آنحضرت کا آخری خطبہ اور ڈاکٹر ذاکر حسین خانصاحب نے بچہ کی دعا مرحمت فرمائی تھی۔ اول الذکر کو ایک طالب علم نے زبانی اور مؤخرالذکر کو ایک چھوٹے بچہ نے دیکھکر جلسہ میں پڑھا تھا، دونوں چیزیں بترتیب درج ہیں۔

آنحضرت کا آخری خطبہ (تقریر ۱۸)

"لوگو! سنو! شاید میں اس سال کے بعد اس جگہ اس مہینہ میں اس شہر میں تم سے نہ مل سکوں۔ تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے، کونسا مہینہ ہے، کونسا شہر ہے۔ یاد رکھو یہ دن حرمت کا ہے، یہ مہینہ حرمت کا ہے، یہ شہر حرمت کا ہے۔ خدا نے تمہارا خون، تمہارا مال، تمہاری آبرو، تم پر اس مہینہ میں اس شہر میں اسی دن کی حرمت کی طرح حرام کی۔ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک

دوسرے کی گردن کاٹنے لگو۔ تمہارا خدا ایک ہے۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی کے تھے۔ خدا کے نزدیک تم میں سب سے شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں، تمہارے غلام جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ۔ عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو۔ تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔ میں تم میں ایک چیز چھوڑ جاتا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ چیز کیا ہے؟ اللہ کی کتاب یعنی قرآن۔

بچے کی دعا ۱۹

اللہ میاں۔ میں نے کبھی آپ کو دیکھا نہیں۔ میری اماں کہتی ہیں کہ آپ چیونٹی تک کی سنتے ہیں۔ پھر میری کیوں نہ سنیں گے۔

اللہ میاں! مجھے خبر ہے کہ آپ کے پاس بڑے اچھے موہنی صورت کے فرشتوں کی فوجیں کی فوجیں ہیں دو چار فرشتوں سے کہہ دیجئے کہ میرے ساتھ رہا کریں مجھے صبح صبح اٹھا دیا کریں کہ میں مدرسہ ٹھیک وقت پر پہنچ جایا کروں۔ سڑکوں پر موٹر والے دیوانوں کی طرح زن زن موٹریں

اڑاتے پھرتے ہیں، ان سے مجھے بچا لیا کریں۔ گھر میں ابا، اماں، اور مدرسہ میں ماسٹر صاحب کو مجھ سے خوش رکھا کریں۔ باغ میں میری کیاری کی دیکھ بھال کیا کریں۔ محنت، اللہ میاں، میں خود کرونگا اس میں بڑا مزا آتا ہے، اور میں نے سنا ہے آپ بھی محنت کرنے والے سے پیار کرتے ہیں۔

اللہ میاں! میں کبھی بیمار نہ پڑوں۔ بیمار پڑونگا تو پھر کام کیسے کرونگا ہاں، اللہ میاں، ایک فرشتہ سے یہ بھی کہدیجئے کہ مجھے کبھی جھوٹ نہ بولنے دے۔ میں کبھی بڑوں کے ڈر سے جھوٹ بول دیتا ہوں۔ سب کے ڈر کی جگہ بس اپنا ڈر دل میں ڈال دیجئے۔ آپ سے تو جھوٹ بول کر کچھ چھپا نہیں سکتا۔

اللہ میاں میں ——— بھی ننھا سا ہوں، سب باتیں نہیں جانتا، ان فرشتوں سے جتا کر کہہ دیجئے کہ ہر کام میں، ہر بات میں مجھے اس طرف چلا دیا کریں، جس میں آپ خوش ہوں، اور آپ کا وہ پیارا، آمنہ کا دلارا، جسے آپ نے بے ماں باپ کا کر دیا تھا اور پھر سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا دیا، آپ خوش رہیں اور آپ کا وہ پیارا تو

بس ساری دنیا خوش رہے گی۔

اللہ میاں! آپ سب کی سنتے ہیں، میری یہ دعا بھی سن لیجئے، اور مان لیجئے، مگر ضرور۔"

بچوں کا اچھا کتب خانہ اور اس کا اچھا انتظام ہونے کی وجہ سے افسوس ہے کہ نظموں کا کام جس طریقہ سے ہونا چاہیے تھا وہ نہ ہو سکا۔ مناسب تو یہی تھا کہ ابتدا میں بچے خود نظموں کا انتخاب کرتے پھر استاد اپنی طرف سے مفید نظموں کا اضافہ کرتا بہر کیف منتخب نظمیں طلباء کو لکھوائی گئیں ان نظموں کو ایک ایک کرکے اسی طرح پڑھایا گیا جس طرح درسی نظمیں پڑھائی جاتی ہیں۔ عام طلبہ نے صاف طور پر اور خوش گلو طلبہ نے گا کر پڑھنے کی مشق کی (ملاحظہ ہو اقتباس نمبر ۲۰ تا ۲۶)

فصل بہار نمبر ۲۰

(منقول از تہذیبِ نسواں)

پھولوں سے باغ مہکے شاخوں پہ مرغ چہکے
عہد بہار آیا فصلِ بہار آئی

آئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا فصلِ بہار آئی

روح الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا
اڑنے لگا پھریرا فصلِ بہار آئی

دن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے
چمکا دیا نصیبا فصلِ بہار آئی

شادی رچی ہوئی ہے بجتے ہیں شادیانے
دولھا بنا وہ دولھا فصلِ بہار آئی

مرجھائی کلیو آؤ کھلائے پھول آؤ
برسا کرم کا جھالا فصلِ بہار آئی

اسلام کی تعلیم

(از لالہ امرت لال صاحب میکش)

اے مسلماں قابل توقیر ہے تیرا رسول
جسکی ہستی پر تری ملت کو فخر و ناز ہے

کھل چکے ہیں تیرے گلشن میں گلِ توحید وہ
پتی پتی جن کی گویا ایک پر پرواز ہے

کر دیا اسلامیوں کو ہمسر عرش بریں
واقعی یہ ہادیِ اسلام کا اعجاز ہے

ایک اُمی اور عالم گیر انداز بیاں
کیوں نہ مانیں ہم کہ یہ اللہ کی آواز ہے

وحشیوں میں جس نے اک روح تمدن پھونکدی
واہ کیا اسلام کی تعلیم کا اعجاز ہے

ہے تری باتوں سے اے میکش صداقت آشکار
تو یقیناً مذہب اسلام کا ہمراز ہے

*

میرے نبی ﷺ

(منقول از رسالہ "جامعہ")

زمین تمہارے ہی قدم سے رشکِ خلد بن گئی
تمہیں نے تو پیکرِ جہاں میں آ کے روح پھونک دی
تمہارے ہی تو پرتوِ کرم کی ہے یہ روشنی
تمہارے ہی لئے تو ہے یہ ساری انجمن سجی
تمہیں تو ہو میرے نبی تمہیں تو ہو میرے نبی

تمہارے ہاتھ ہی میں بس ہماری سب کی لاج ہے
تمہاری چشمِ لطف ہی فراق کا علاج ہے
تمہارا ہی تو دو جہاں میں اے حبیب راج ہے
شفاعتِ گناہ کا تمہارے سر پہ تاج ہے
تمہیں تو ہو میرے نبی تمہیں تو ہو میرے نبی

جگت سادھک وتار

(محمود حسن صاحب اسرائیلی)

سنسار کو پاپ نے گھیرا تھا ہر روز نیت اندھیرا تھا
باگوں کی طرح رہتے تھے منش انیائی کا گھر گھیرا تھا
گیان کی کایا پلٹی تھی ایدیش نہ کوئی سنتا تھا
دھرم کے پھول سمجھ کر مورکھ پاپ کے کانٹے چنتا تھا

مورتی کے استھان بہت تھے مکہ کی ست دواری میں
پاپ کی موجیں اٹھنے لگی تھیں دھرم کے نرمل دھارے میں
بطحا کا اک راج کنور جب آیا لٹیں لٹکائے ہوئے
آ گرے اسکے چرنوں میں تھے جو بھٹکے بھٹکائے ہوئے

یثرب کے باشی راج کنور اوتاروں کے اوتار ہو تم
پرنام لو اپنے سیوک کا مہاراجوں کی مہاراج ہو تم
محمود یہ کرپا ہو داتا یہ پرارتھنا تم سے کرتا ہے
وہ پاپی ہے وہ مورکھ ہے دم پریم کا پر انتو بھرتا ہے

صدائے مسلم ۲۴

(مولٰنا اسلم جیراجپوری)

ہم مسلم ہیں حق کے بندے کیا سچا دین ہمارا ہے
اُس پاک نبی کی امت ہیں جو سب نبیوں میں پیارا ہے

ہم دین حق کے منادی ہیں اقوام جہاں کے ہادی ہیں
جو کام رسول پاک کا تھا دنیا میں اب وہ ہمارا ہے

ہم اٹھیں گے اور اٹھینگے اور اٹھ کے رہیں گے دیکھو تو
ہم حق پر ہیں حق کو دے کے دنیا میں یہ کس کو یارا ہے

ہرچند کہ ہم میں خامی ہے اللہ ہمارا حامی ہے
وہ بیڑا پار لگاوے گا کافی بس اس کا سہارا ہے

ہمارے رسول ۲۵

مولٰنا سید اشرف الدین صاحب استاد جامعہ

وہ ہیں شمع حرم کعبہ ہے کاشانہ محمد کا   دل ہر مومن و مسلم ہے پروانہ محمد کا

خدا کا تکیہ مسند بوریا مسکین درباری
یہی اجلاس دربار شاہانہ محمد کا

امامت قصر شاہی اور منبر تخت شاہی ہے
جماعت لشکر اور مسجد جلو خانہ محمد کا

نہیں ممکن کہ ہو بیگانگی جنت میں جانے کی
نہ ہو جب تک کسی کے پاس پروانہ محمد کا

عبادت میں معیشت میں تمدن میں سیاست میں
سبق آموز عالم ہے ہر افسانہ محمد کا

بھٹکتا ہی رہیگا جو نہ ہو گا اسکے رستہ پر
خدا سے آشنا ہو گا نہ بیگانہ محمد کا

ہمارے نبی ؐ

۳۶

(مولٰنا الطاف حسین حالیؔ)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا
مرادیں غریبوں کی بر لانیوالا

مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوی
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

خطا کار سے درگذر کرنے والا
بد اندیش کے دل میں گھر کرنیوالا

پروجکٹ کے ابتدائی زمانہ میں طے کیا گیا تھا کہ اختتام پروجکٹ پر عام جلسہ کیا جائے گا۔ اس جلسہ میں مضامین پڑھنے کے لئے ہر ایک مضمون سے متعلق طلبہ کے فریق بنا دے گئے تھے۔ تاریخ مقررہ پر مشق کے طور پر ہر ایک فریق نے اپنے مضامین سنائے اوّل آنے والے طلبہ کو عام جلسہ میں سنانے کے لئے منتخب کر لیا گیا۔ جلسہ میں مفصلۂ ذیل "تقسیم عمل" کے مطابق طلبہ نے کام کیا۔

۱۔ تحریک صدارت	فضل الرحمٰن ابتدائی چہارم
۲۔ تائید	عبدالحی ایضاً "
۳۔ تلاوت قرآن شریف	عبدالرحمٰن ابتدائی سوم
۴۔ ہندوستان اور عرب کا راستہ آنحضرت کے مختصر حالات کے ساتھ	محمد نور خاں ابتدائی چہارم
۵۔ نظم (فصل بہار)	محمد سعید دھلوی ابتدائی سوم
۶۔ چند مشہور لڑائیاں	ابوالکلام ابتدائی چہارم
۷۔ دُعا	منصور احمد ابتدائی سوم
۸۔ آنحضرت کی زندہ دلی اور بچوں کیساتھ برتاؤ	فرخ عزیز۔ ابتدائی چہارم

۹۔ نظم	احمد بن سالم ابتدائی چہارم
۱۰۔ آنحضرت کے اخلاق و آداب	آفتاب احمد ابتدائی چہارم
۱۱۔ کورس (صدائے مسلم)	احمد داؤد سوئم، ابوالکلام چہارم
۱۲۔ ہمارے رسول کے متعلق کون کونسی کتابیں شائع ہوئی ہیں	صدیق آزاد ابتدائی چہارم
۱۳۔ نظم (ہمارے رسول)	احمد بن سالم
۱۴۔ آنحضرت کا آخری خطبہ	محمد نور خاں۔ ابتدائی چہارم
۱۵۔ صدر جلسہ کی تقریر	مولانا اسلم جیراجپوری
۱۶۔ تقسیم شیرینی	

جلسہ ختم ہونے کے دوسرے دن طلبہ سے جلسہ کے متعلق بات چیت کی گئی اور طلبہ سے کہا گیا کہ وہ جلسہ کی رپورٹ لکھ لائیں اور اپنی رائے ظاہر کریں۔ پہلا حصہ جلسہ کے انتظام سے متعلق تھا اور دوسرا کارروائی سے متعلق ذیل میں دونوں اقتباس درج کئے جاتے ہیں۔

جلسہ کی رپورٹ

انتظامی حصہ

سب سے پہلے ماسٹر صاحب نے باریاں مقرر کردیں کہ یہ پھول بنائیں، یہ جھنڈیاں بنائیں، یہ عطر لگائیں، یہ پانی پلائیں، یہ پھول برسائیں، یہ گلاب چھڑکیں، پھول بنانیوالے ماسٹر صاحب کے کمرے میں سے قینچی لاتے اور جہاں سے لاتے وہاں نہ رکھتے اور ایک دن میں ۸ یا نو ۹ پھول بنالتے، اور جن لوگوں کو کام نہیں دیا جاتا وہ خوب کھیلتے اور نہ آپ اپنے کام کرتے اور نہ دوسروں کو کام کرنے دیتے اور ماسٹر صاحب نے جھنڈا بنانے کو ۵ یا ۶ لڑکوں کو بھیج دیا اور بورڈ پر بتا دیا اور یہ کہہ دیا کہ ایسے جھنڈے ۵ بنیں گے اور اس پر "محمد" لکھا جائے گا، انھوں نے ۳ جھنڈے بنائے ۲ باقی بچے اور جب جلسہ کے ۲ دن رہ گئے تو اس کو پورا کیا۔

جھنڈیاں بنانے والے لڑکے کاغذ پھینکتے تھے اور گھر لیجاتے تھے عطر لگانیوالا میں تھا میں نے بہت سے آدمیوں کے عطر لگایا اور

بہت سے آدمی دوسرے ... سے گئے اس لئے بہت سا عطر باقی بچا۔ پانی پلانے والے لڑکے مہمانوں کو پانی پلا رہے تھے۔ زیادہ تر جو جلسہ کر رہے تھے وہ بہت پانی پیتے تھے اور جب جلسہ ختم ہو گیا تو لڑکے ماسٹر صاحب سے کہنے لگے " ماسٹر صاحب ہمیں مٹھائی نہیں ملی " بھلا مہمانوں کو کھلانے کے بجائے اپنے آپ کھلانے ہیں!! اور جب کوئی نظم ہوتی تو اوپر سے دو لڑکے پھول پھینکتے تو ذرا سے پھول پھینکتے جب کوئی تقریر ہوتی تو گلاب چھڑکا جاتا تو گلاب تو خوب چھڑکا جاتا، مگر بائیں ہاتھ کو پھینکتے اور دائیں ہاتھ کو نہیں پھینکتے۔

عبدالسمیع ابتدائی چہارم

جلسہ میلاد النبی کے متعلق ہماری رائے

(حصہ دوم - کارروائی سے متعلق)

جلسہ میلاد النبی اچھا بھی ہوا اور معمولی بھی۔ اس جلسہ میں فضل الرحمٰن صاحب نے تحریک بالکل باریک آواز سے کہی تھی اور تائید عبدالحی نے آواز کے ساتھ اچھی طرح سے کہی۔ سعید نمبر ۲ نے

فصل بہار اچھی طرح سے گائی لیکن یکے بعد دیگرے نہیں پڑھی بلکہ یہاں کا جملہ (بچہ کی مراد شعر سے ہے) وہاں اور وہاں کا جملہ یہاں اس طرح سے پڑھی لیکن اچھی طرز تھی دوسرے یہ کہ اٹک اٹک کر پڑھی تھی قرآن شریف کی تلاوت اچھی طرح سے ہوئی نور خاں نے ہندوستان اور عرب کا راستہ آنحضرت کے مختصر حالات کے ساتھ ٹھیک لکھا اور پڑھا بھی۔ احمد بن سالم نے نظم اچھی پڑھی اس میں ہمارے رسول کے متعلق کافی شعر ہیں۔ اس لئے مجھے یہ نظم اچھی معلوم ہوئی آفتاب احمد نے آنحضرت کے اخلاق و آداب اچھی طرح اور ٹھیک پڑھے۔ کورس میں یہ خرابی تھی کہ ابوالکلام کی آواز پہلے نکلتی تو احمد داؤد کی بعد میں اس لئے کورس ٹھیک نہ تھا احمد بن سالم نے اسلام کی تعلیم والی نظم معمولی پڑھی۔ نور خاں نے ہمارے رسول کا آخری خطبہ اچھی طرح اور زبانی لب و لہجہ کے ساتھ پڑھا۔ اور رحیم الدین خاں نے ٹھیک طریقہ سے شکریہ ادا کیا۔ لیکن شکریہ اگر نور خاں کی طرح پڑھا جاتا تو اچھا تھا۔

عبدالحی ابتدائی چہارم

جلسہ کے سلسلہ میں پروجکٹ چلانے والے طلبہ کو دوسرے طلبا نے دو تحفے دئے ان میں سے ایک تو مدرسہ شاخ کے طلبہ نے بید کی کشتی میں روضۂ پاک کا نقشہ پیش کیا اور دوسرا ثانوی دوم جامعہ دہلی کے طلبہ نے بڑے پیمانہ پر ہندوستان اور عرب کا نقشہ پیش کیا جس میں ہندوستان اور عرب کے جدید و قدیم اور مجوزہ راستے درج تھے۔ بعض طلبہ نے اپنے شوق سے ڈرائنگ کے سلسلہ میں کام کیا تھا ملاحظہ ہو عکسی تصویریں۔

اس رُوداد کے دیکھنے کے بعد یہ بات خود بخود صاف ہو جاتی ہے کہ اس پروجکٹ کے سلسلہ میں صرف اردو ڈرائنگ اور معلومات عامہ کے مضامین کی تعلیم ہوئی ہے حساب کا کام بوجوہ نہ ہو سکا۔ ہم ذیل میں اسی پروجکٹ کا مجوزہ سلیبس درج کرتے ہیں تاکہ دوسرے مدارس میں اس پروجکٹ کو چلانے والے اساتذہ اور طلبہ کے لئے مدد کا کام دے سکے۔

ابتدائی چہارم

سلیبس ایک ماہ کیلئے

میلادالنبی پروجکٹ

پروجکٹ کا انتخاب۔ طلبہ سے کسی پروجکٹ کے انتخاب کے بارے میں گفتگو کی جائے گی۔ ماہِ رواں (ربیع الاول) میں آنحضرت صلعم کی ولادت کے متعلق مسلمانوں کے مشاغل کی طرف اشارہ کیا جائے گا۔ طلبہ اپنے ہاں کے رسوم بیان کریں گے۔ اس سلسلہ میں بچے میلادالنبی پروجکٹ کا انتخاب کریں گے۔

تجویزیں بتانا۔ طلبہ پروجکٹ پر عمل کرنے کے لئے ۲۰ دن کا ایک پروگرام تیار کریں گے۔ استاد پروگرام کے تیار کرنے میں طلبہ کی مدد کریگا۔ پروجکٹ کا استعمال مضامین میں

ا۔ (الف) اردو پڑھائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش او آ کے مشہور واقعات کے متعلق طلبہ مختلف کتب مثلاً ہمارے رسول سرکار کا د وغیرہ کا مطالعہ کریں گے۔ ماہ سے اس میں بعض آسان رسالے اور اخبارات

رسول نمبر کا مطالعہ بھی جاری رہیگا (اس مطلب کے لئے کتب اور رسالوں
کی فہرست جماعت میں آویزاں کردیجائیگی)

(ب) اردو لکھائی۔ طلبہ سے بتدریج مدرسہ اور گھر میں مندرجۂ ذیل
امور کے متعلق لکھوایا جائیگا۔

(۱) ایسی کتابوں کی فہرست تیار کرو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی سوانح حیات سے متعلق ہو۔ ان کتابوں کے مصنف
اور ناشر کون ہیں اور قیمت کیا ہے؟

(۲) مینیجر مکتبہ کے نام درخواست لکھو کہ وہ ان کتابوں کی
فہرست تیار کرنے میں مدد دیں۔

(۳) ایسے رسالوں اور اخبارات کی فہرست طیار کرو میلاد النبی
کا خاص نمبر نکالیں نیز ان میں شائع شدہ مضامین کی
فہرست بھی درج کرو۔

(۴) نظموں کی ایسی فہرست (نہ کہ نظموں کی نقل) تیار کرو جو نعت
سے متعلق ہو اور جسے تم پڑھ سکتے ہو۔

(۵) کوئی سی دو نظموں کو جو تمہیں پسند ہوں اپنی کاپی میں

درج کرو۔

(۶) ایک مضمون یا چند قصے (واقعات) ایسے لکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنا کام آپ کیا کرتے تھے۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دوسرے مضامین کتابیں پڑھ کر استاد کی مدد سے لکھو۔

۲۔ اسلامیات۔ درود شریف اور اس کا ترجمہ درود شریف کی اہمیت اور اس کا استعمال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر اعزہ کے لئے فاتحہ پڑھنے کا طریقہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختلف مواقع مثلاً جنگ وغیرہ میں کس طرح تیمم کر کے نماز ادا کرتے تھے توحید اور رسالت کا بیان

۳۔ حساب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ پیدائش کے سلسلہ میں سنہ ہجری و عیسوی و فصلی کی وجہ تسمیہ۔ زمانہ موجودہ میں اُنکے فرق کے متعلق سوالات، ہفتہ، مہینہ۔ سال کے دن اور اس سے متعلق سوالات۔ سال کے ۳۶۵ $\frac{1}{4}$ دن سمجھاتے ہوئے کسر کا تصور۔ طلبہ کی پیدائش اور اُن کی عمروں کے متعلق دلچسپ سوالات حل کرائے جائیں جلسہ کے اخراجات کا تخمینہ اور مختلف اشیاء

کی خرید و فروخت کے متعلق سوالات۔

۴۔ معلوماتِ عامہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش اور مدفن کے متعلق ضروری معلومات۔ عرب کا دارالسلطنت۔ عرب کے باشندوں کی خوراک۔ ان کی رہائش کے متعلق۔ زمین کا سورج کے گرد گھومنا یعنی سال کس طرح پورا ہوتا ہے۔ "دنیا کے بسنے والے" سے سبق "بدو" کا اعادہ۔ ہندوستان اور عرب کا راستہ (نقشہ بتایا جائے)

۵۔ ڈرائنگ۔ عرب کے مشہور درخت، کھجور کی تصویر۔ عرب کا گھوڑا۔ بدوؤں کے خیمے وغیرہ کے متعلق تصاویر۔ پیپر کٹنگ اور کارڈ بورڈ کے سلسلہ میں کھجور کے درخت اور خیمہ کا نمونہ تیار کرایا جائے۔ جانوروں کے چہرے کی ڈرائنگ، دعوت ناموں کے مختلف نمونے بنوائے جائیں

ماہرینِ تعلیم کی رائیں

اس طریقۂ تعلیم کے علاوہ اس سعی علم کے جو آج کل عام طور پر مدارس میں رائج ہے، بچوں کو ایسی تربیت حاصل ہوگی جس سے مجھے یقین ہے کہ انسانیت اور آدمیت کی بنیادیں مستحکم ہو جائیں گی۔

نواب اکبر یار جنگ بہادر
معتمد تعلیمات حیدرآباد دکن

اس مدرسہ کے نظام اور اصول درس کو دیکھکر میرے دل میں ہندوستانی مدارس کی اصلاح کی بڑی قوی امید پیدا ہو گئی ہے۔

علامہ موسیٰ جار اللہ
روسی

جن جدید اصولوں پر بچوں کے ارتقائے ذہنی و دماغی کا انتظام کیا گیا ہے وہ ہندوستان کی تعلیمی تاریخ میں ایک نئی چیز ہیں۔ زندگی کے افق پر یہ چھوٹی سی شعاع ایک نئے آفتاب کی پیشرو ہے۔

قاضی عبد الغفار صاحب

اس [illegible] یہ کار اور یہاں کی زندگی ایک جرمن معلم کے لئے اجنبی چیزیں نہیں۔ یہاں ایک نئی روح کارفرما ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ روح ایک ایسی ہندوستانی نسل پیدا کرے گی جس کی اپنی زندگی ہوگی اور جب وقت آئے گا تو اپنے گھر کا اچھا انتظام کر سکے گی۔

ڈاکٹر ایرش ٹیلے

برلن

بچوں کے چہروں سے شوق ٹپکتا تھا۔ اور اُن کا کام نہایت اچھا تھا۔

مس کوپ لینڈ ایم۔اے

گلاسگو

یہ ایک نہایت قیمتی تجربہ ہے اور جہاں تک میں دیکھ سکا ہوں صحیح اصولوں پر کیا جارہا ہے۔

خواجہ غلام السیدین صاحب

ایم۔ای ڈی

پرنسپل "ٹریننگ کالج"

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ